



## سوال

(75) عیسائیوں کے ہاں کھانا پینا اور چند دیگر سوالات

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) بسا اوقات مجھے میرا کوئی عیسائی ہم جماعت اپنے گھر آنے اور کھانا کھانے کی دعوت دیتا ہے تو کیا اس کے گھر سے کھانا کھالینا جائز ہے جب کہ یہ یقین ہو جائے کہ جو کھانا تیار کیا گیا ہے وہ شرعی طور پر حلال ہے۔

(۲) کیا میں انہیں توحید الہی کے اثبات پر مشتمل کتابیں پیش کر سکتا ہوں۔ جب کہ قرآن مجید کی آیات عربی عبارت میں موجود ہوں اور ان کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا ہو؟

(۳) کبھی بھاران میں سے کسی کے گھر ہوتا ہوں اور نماز کا وقت ہو جاتا ہے، تو میں اپنا مصلیٰ لے کر ان کے سامنے وہیں نماز پڑھ لیتا ہوں تو کیا کے گھر میں پڑھی ہوئی نماز ہو جاتی ہے؟

(۴) عیسائیوں نے مجھے اپنے ساتھ گرجا گرانے کی دعوت دی۔ میں نے کہا ”میں پوچھے بغیر نہیں جاؤں گا۔“ تو کیا میرے لئے ان کے ساتھ جانا جائز ہے تاکہ میں انہیں اسلام کی رواداری کا قائل کر سکوں اور واضح کر سکوں کہ یہ معاشرے کے حقوق کا خیال رکھنے والا دین ہے اور تاکہ انہیں اسلام کی دعوت کی گنجائش پیدا ہو سکے؟ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا مذہب عیسائی ہے اور وہ پروٹسٹنٹ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے کہنے کے مطابق ان کی نماز میں رکوع اور سجدہ نہیں ہوتا۔ واضح رہے کہ میرا عیسائی مذہب قبول کرنا محال ہے۔ انشاء اللہ۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(۱) جی ہاں! آپ کا ہم جماعت نصرانی دوست جو کھانا پیش کرے، وہ کھالینا درست ہے، خواہ اس کے گھر میں ہو یا کہیں اور، جب کہ آپ کو یقینی طور پر علم ہو کہ یہ فی نفسہ حرام نہیں، یا جب اس کی کیفیت نامعلوم ہو۔ کیونکہ اس میں اصل جواز ہے حتیٰ کہ منخ کی کوئی دلیل مل جائے اور محض اس کا عیسائی ہونا اس سے منع نہیں کرتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اہل کتاب کا کھانا کھانے کی اجازت دی ہے۔

(۲) جی ہاں! آپ انہیں ایسی کتابیں پیش کر سکتے ہیں جن میں توحید وغیرہ کے اثبات کے لئے قرآن مجید کی آیات بھی درج ہوں، خواہ وہ عربی زبان میں اصل آیات ہوں یا ان کا مضموم دوسری زبانوں میں نقل کیا گیا ہو۔ بلکہ آپ کا یہ کام قابل قدر ہے، کیونکہ انہیں پیش کرنا، یا عاریتاً پڑھنے کے لئے دینا بھی دعوت اور تبلیغ کی ایک صورت ہے اور جب یہ کام خلوص نیت سے کیا جائے تو ضرور ثواب ملے گا۔



(۳) جی ہاں! آپ کی نماز صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی اطاعت کا مزید شوق بخشنے اور خصوصاً بچکانہ کو بروقت ادا کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ لیکن ضروری ہے کہ آپ فرض نمازیں بلحاظ جماعت ادا کرنے کی کوشش کریں اور جہاں تک ممکن ہو فرض نمازیں مسجد میں ادا کریں۔

(۴) اگر آپ محض رواداری کے اظہار کیلئے کلیسا میں جاتے ہیں تو یہ جائز نہیں اور گراس لئے جاتے ہیں کہ انہیں اسلام کی طرف بلانے کا راستہ پیدا ہو سکے اور تبلیغ کا دائرہ وسیع ہو سکے اور آپ ان کی عبادت میں شریک نہ ہوتے ہوں اور ان عقائد یا رسم و رواج سے متاثر ہونے کا خدشہ نہ ہو، تو جائز ہے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

الجبیتہ الدائمۃ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عقیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۶۸۷۶)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 80

محدث فتویٰ